ختم نبوت پر چہل حدیث

مصنف۔ ڈاکٹر محمد سلطان شاہ

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ
صدر شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ جی۔سی یونیورسٹی، لاہور

ختمِ نبوت کے موضوع پر چہل حدیث

نوٹ: اس مضمون میں صحاح ستہ کی تمام احادیث ''موسوعۃ الحدیث الشریف الکتب السنۃ'' مطبوعہ دارالسلام للنشر التوزیع الریاض، 2000ء سے نقل کی گئی ہیں اور احادیث کے نمبرز اس کے مطابق ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے انسانیت کی راہنمائی کے لئے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا اور اُن پر وحی نازل فرمائی تاکہ وہ اُلوہی پیغام پر عمل پیرا ہو کر اپنے امتیوں کے سامنے لائقِ تقلید نمونہ پیش کر سکیں۔ نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر اختتام پذیر ہوا۔ خلاقِ عالمین نے اپنے محبوبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر عالم کے لئے رحمتِ کبریا ہیں۔ اس کے علاوہ رب کریم نے حضور سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دین مبین کی تکمیل فرما دی اور وحی جیسی نعمت کو تمام کر دیا اور اسلام جیسے عالمگیر (Universal)، ابدی (Eternal) اور متحرک (Dynamic) دین کو رہتی دُنیا تک کے لئے اپنا پسندیدہ دین قرار دے دیا۔ قرآن مجید میں حضور اکرم، نبی معظم، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان اس آیت مبارکہ میں کیا گیا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۔ (سورۃ الاحزاب 40:33)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(بریلوی، احمد رضا خان، کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، صفحہ 509

یہ نص قطعی ہے ختم نبوت کے اس اعلان خداوندی کے بعد کسی شخص کو قصرِ نبوت میں نقب زنی کی سعی لا حاصل نہیں کرنی چاہئے۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مہبط وحی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات

کتب احادیث میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ یہاں ایسی احادیث پر مبنی اربعین پیش کی جارہی ہے تاکہ منکرینِ ختم نبوت پر حق واضح ہوسکے اور یہ عمل اس حقیر پر تقصیر کے لئے نجاتِ اُخروی کا باعث ہو، کیونکہ محدثین کرام نے اربعین کی فضیلت میں روایات نقل فرمائی ہیں۔ حافظ ابی نعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی المتوفی 430ھ نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من حفظ علی اُمتی اربعین حدیثا ینفعھم اللہ عزوجل بھا ، قیل لہ: ادخل من ای ابواب الجنۃ شئت۔

جس شخص نے میری اُمت کو ایسی چالیس احادیث پہنچائیں جس سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان کو نفع دیا تو اُس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(الأصفہانی، اَبی نعیم احمد بن عبداللہ، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ مصر: مکتبۃ الخانجی بشارع عبدالعزیز ومطبعۃ السعادہ بجوار محافظہ، 1351ھ/1932ء)۔ 189:4

1:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَثَلِیْ وَ مَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ، ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ ؟ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق درجوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث 3534، 3535)

2:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَ نَحْنُ الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ، بیدا اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَ اُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ

ہم سب آخر والے روزِ قیامت سب سے مقدم ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حالانکہ ان (پہلے والوں) کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سب کے بعد۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ھدایۃ ھذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ، حدیث 1978، 1979، 1980، 1981، 1982)

3:۔ حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ، قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث 3455)

4:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ والنازعات، حدیث 4936، کتاب الطلاق، باب اللعان، حدیث 5301، کتاب الرقاق، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت أنا والساعۃ کھاتین، حدیث 6503، 6504، 6505)

5:۔ امام مسلم نے تین اسناد سے یہ حدیث بیان کی ہے:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَفِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيْ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، عقیل کی روایت میں ہے زھری نے بیان کیا عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، حدیث 6107)

6:۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم، نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِی یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ، وَاَنَا الْعَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ اَحَدٌ

بے شک میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں میری وجہ سے اللہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، حدیث 6106)

7:۔ حضرت محمد بن جبیر اپنے والدِ گرامی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِیْ خَمْسَةُ اَسْمَآءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ، وَاَنَا الْعَاقِبُ

میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں یعنی لوگ میرے بعد حشر کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد دُنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ حدیث 3532۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب من بعدی اسمہٗ احمد حدیث 4896)

8:۔ امام مسلم نے ثقہ راویوں کے توسط سے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسَمِّی لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً، فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّی، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے، آپ نے فرمایا، میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ ہوں۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، حدیث 6108)

9:۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ، وَاَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ

میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادے گا، میں حاشر ہوں لوگوں کا میرے قدموں میں حشر کیا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، حدیث 6105)

10:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد ﷺ، حدیث 392)

11:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ

قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث 3571)

12:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

نبوت میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔

(صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، حدیث 6990)

13:۔ حضرت ابو اُمامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور ختمی المرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خطبہ میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔

(سنن ابن ماجہ، أبواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یأجوج ومأجوج، حدیث 4077۔ المستدرک للحاکم حدیث 8621)

14:۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنْ

بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اور انبیاءِ کرام کا خاتم ہوں۔

(المستدرک للحاکم، تفسیر سورۃ الأحزاب، حدیث 3566۔ جلد 7، صفحہ 453۔ مسند احمد، حدیث عرباض بن ساریہ، جلد 4، صفحہ 127)

15:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمُقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

ہم (امتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) اہل دنیا میں سے سب سے آخر میں آئے ہیں اور روزِ قیامت کے وہ اولین ہیں جن کا تمام مخلوقات سے پہلے حساب کتاب ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ھدایۃ ھذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ حدیث 1982)

16:۔ حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ روای ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِيْ

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی اُمت نہیں ہوگی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، عن ضحاک بن رمل الجھنی، حدیث 8146، جلد 8، صفحہ 303)

17:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روای ہیں کہ حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ

میں خلقت کے اعتبار سے انبیاء کرام میں پہلا ہوں اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔

(الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی، حدیث 4850، 3:282۔ حدیث 7190، 4:411)

18:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں درود شریف کے یہ الفاظ سکھائے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامَ الْخَيْرِ، (وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ

وَالْاٰخِرُوْنَ (اس کے بعد پورا درود ابراہیمی ہے)

الٰہی اپنا درود ورحمت اور برکات رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے خاتم محمد پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول اور امام الخیر اور (قائد) الخیر اور رسول رحمت ہیں۔ الٰہی آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اولین وآخرین رشک کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، اَبواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی التشھد، حدیث 906)

19:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

لَمَّا مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ: اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ ۔ وَلَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا۔

جب اللہ کے پیغمبر ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (کا انتظام) ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ، حدیث 1511)

20:۔ امام ابن ماجہ سے مروی روایت میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

مَاتَ وَھُوَ صَغِیْرٌ۔ وَلَوْ قُضِیَ اَنْ یَکُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیٌّ لَعَاشَ ابْنُہٗ، وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا جب وہ چھوٹے تھے۔ اگر فیصلہ (تقدیر) یہ ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو ان کا صاحبزادہ زندہ رہتا۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ، حدیث 1510)

21:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔ یَرَاھَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ

اے لوگو علامات نبوت میں سے صرف رویائے صالحہ (سچا خواب) ہی باقی ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دیکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث 3899۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب النھی عن قرآۃ القرآن فی الرکوع والسجود، حدیث 1074)

22:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

نبی کریم ﷺ نے غزوہ تبوک میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ساتھ نہیں لیا بلکہ گھر پر چھوڑ دیا تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارون، موسیٰ کے ساتھ لیکن میرے بعد نبوت نہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ حدیث، 6218۔6221)

23:۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ، مَحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ، قَالَ: ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ، مُلْهَمُوْنَ۔

تم سے پہلے پچھلی اُمتوں میں محدث تھے۔ اگر اس امت میں کوئی محدث ہوگا تو وہ عمر بن الخطاب ہیں۔ ابن وہب نے کہا محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ۔ باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، حدیث 6204)

24:۔ حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب قولہ ﷺ "لوکان نبی بعدی لکان عمر" حدیث 3686)

25:۔ حضرت ام کرز الکعبیۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ختمی المرتبت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت ختم ہوگئی، صرف مبشرات باقی رہ گئے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث 3896)

26:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

فَاِنِّيْ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاِنَّ مَسْجِدِيْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ

بے شک میں آخرالانبیاء ہوں، اور میری مسجد آخرالمساجد ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ حدیث 3376)

27:۔ حضرت نعیم بن مسعود علیہ السلام راوی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے اپنے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی اطلاع ان الفاظ میں دی:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابًا کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہو جائیں جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ نبی ہے۔ (ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ، حدیث 37565، 503/7)

28:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید انام علیہ السلام نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا:

یَا اَبَاذَرٍ اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ اٰدَمُ وَاٰخِرُہٗ مُحَمَّدٌ

اے ابوذر! انبیاءِ کرام میں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، عن ابوذر، حدیث 85:1/39)

29:۔ حضرت مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ اِلٰی تَبُوْکَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِیًّا فَقَالَ: اَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْیَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ

رسول اللہ ﷺ تبوک کی جانب روانہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ چھوڑا تو انہوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی مناسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ تبوک، حدیث 4416)

30:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید انام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَھُوْرًا وَ مَسْجِدًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً، وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

مجھے تمام انبیاء کرام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی اول یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی۔ تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ چوتھے میرے لئے تمام زمین پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی۔ پانچویں میں

تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث 1167)

31:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِیْ اِسرَائِیلَ کَانَتْ تَسُوْسُهُمْ اَنْبِیَاءُ هُمْ کُلَّمَا ذَهَبَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَّاِنَّهٗ لَیْسَ کَائِنًا فِیْکُمْ نَبِیٌّ بَعْدِیْ

بنی اسرائیل کا نظام حکومت ان کے انبیاء کرام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا اور بے شک میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(ابو بکر عبد اللہ بن محمد ابی شیبہ، امام، المصنف، جلد 15، صفحہ 58۔ کراچی: ادارۃ القرآن 1406ھ)

32:۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث 6218)

33:۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِهٖ مِثْلَ بَیْضَةِ الْحَمَامَةِ یُشْبِهُ جَسَدَهٗ

اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اثبات خاتم النبوۃ، حدیث 6084)

34:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ خَزَآئِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ یَدَیَّ اُسْوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ وَاَهَمَّانِیْ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنَ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءِ وَصَاحِبُ الْیَمَامَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری لگے اور میں ان سے متفکر ہوا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اُڑا دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ

اڑ گئے۔ میں نے اس خواب یہ کہ تعبیر لی کہ میں دو کذابوں کے درمیان ہوں۔ ایک صاحب صنعاء ہے اور دوسرا صاحب یمامہ۔ (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث 5936)

35:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے:

فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ

میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخصوں کا ظہور ہوگا۔ ایک ان میں سے صنعاء کا رہنے والا عنسی ہے دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث 5818-2274)

36:۔ حضرت وہب بن منبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کی امت کہے گی:

وَأَنّٰى عَلِمْتَ هٰذَا يَا أَحْمَدُ وَأَنْتَ وَأُمَّتُكَ اٰخِرُ الْأُمَمِ

اے احمد! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت اُمتوں میں آخری ہیں۔

(المستدرک للحاکم، باب ذکر نوح النبی، حدیث 4017-2، 597)

37:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام تھے۔ سنو بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس روایت کی بابت راوی کے استفسار پر حضرت سعد نے فرمایا۔ "میں نے اس حدیث کو خود سُنا ہے۔" انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سُنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث 6095)

38:۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے:

بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

(جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب وصف آخر من علی رضی اللہ عنہ، حدیث 3638)

39:۔ حضرت عامر اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ، اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ حدیث 6217۔ سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ حدیث 121)

40:۔ علامہ علاء الدین علی المتقی نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والأفعال" میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول رقم کیا ہے:

لا نبی بعدی ولا أمة بعد کم، فاعبد واربکم، وأقیموا خمسکم وصوموا شهر کم، واطیعوا ولاة أمر کم، أدخلوا جنة ربکم۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت، پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز قائم کرو اور اپنے پورے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، (پس) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(علی المتقی الهندی کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث: 43638، بیروت: موسوعة الرسالة، 1405ھ/1985ء جلد 15، صفحہ 947)

41:۔ علاء الدین علی المتقی نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والأفعال" میں یہ حدیث نقل کی ہے:

لا نبوة بعدی الا المبشرات، الرویا الصالحة

(ایضاً، حدیث 41422، جلد 15، صفحہ 370)

42:۔ علامہ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الهندی رحمۃ اللہ علیہ نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والأفعال" میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے:

یاایها الناس! انه لا نبی بعدی ولا امة بعد کم، الا! فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم، وصوموا شهر کم، وصلوا ارحامکم، وادوا زکاة اموالکم طیبة بها انفسکم، واطیعوا ولاة امر کم، تدخلوا جنة ربکم

اے لوگو میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت ہے۔ سنو! اپنے رب کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز پڑھو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنی رشتہ

داریاں جوڑو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرو اور اپنے الوالامر کی اطاعت کرو، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(علی المتقی الہندی کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث: 43637، بیروت: موسوعۃ الرسالۃ، 1405ھ/1985ء جلد 15، صفحہ 947)

43:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ جب غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تو انہوں نے عرض کیا:

یا رسول الله، اتخلفنی فی الخالفة، فی النساء و الصبیان؟ فقال: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هرون من موسی؟ قال: بلی یا رسول الله، قال: فادبر علی مسرعا کانی انظر الی غبار قدمیه یسطع، وقد قال حماد: فرجع علی مسرعا۔

یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں میں (یعنی) عورتوں اور بچوں میں جانشین بنا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟ اُس (راوی) نے کہا: پس علی رضی اللہ عنہ تیزی سے مڑے تو میں نے گویا ان کے قدموں کا غبار اُڑتے دیکھا اور حماد نے کہا: پس علی تیزی سے مڑے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث: 1490، احمد محمد شاکر (شرحہ وضع فہارسہ) مصر: دار المعارف 1374ھ/1955ء جلد 3، صفحہ 50)

44:۔ امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں، امام طحاوی نے مشکل الآثار میں، علامہ جلال الدین سیوطی نے الدر المنثور میں، علامہ علی المتقی الہندی نے کنز العمال میں امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضور ختمی المرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے:

لا نبی بعدی ولا أمة بعد کم

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔

(زغلول، ابو طاہر محمد السعید بن بسیونی، موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف (بیروت: دار الفکر 1414ھ/1994ء) جلد 7، صفحہ 285)